

”انڈین کرونیکلز،“

انڈیا ٹوڈے (India Today) ہندوستان میں دیکھے جانے والا ایک وسیع چینل ہے۔ گمان تھا کہ سنجیدہ اور معتبر خبریں دکھانے والا ادارہ ہے۔ کم از کم ریپبلک ٹوڈے سے بہتر۔ جسے دو ہفتے پہلے برطانیہ میں پاکستان کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنے پڑیں ہزار پاؤ نڈ جرمانہ ہوا ہے۔ مگر چند دن پہلے، انڈیا ٹوڈے کا ایک پروگرام دیکھ کر انہائی افسوس ہوا۔ پروگرام میں دوریاً ٹارڈ ہندوستان جزل اور ایک پاکستان خاتون صحافی تھی۔ یاد پڑتا ہے کہ خاتون صحافی کا نام شاہد مونا تھا۔ اکثر نام ذہن نشین نہیں کر سکتا۔ بہر حال صحافی خاتون نے انہائی پُر اعتماد طور پر ہمارے ملک کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا مقابلہ کیا۔ اینکر اور دونوں ہندوستانی جرنیل کیا فرمار ہے تھے۔ یہ اصل نکتہ ہے۔ پاکستان میں خانہ جنگی ہو رہی ہے۔ پڑول ختم ہو چکا ہے اور ملکی دفاعی اداروں کے خلاف وسیع پیانا نے پر جلوس ہو رہے ہیں۔ ملک کچھ عرصے کے بعد ختم ہو جائیگا۔ نشریات کے ساتھ ساتھ، پاکستان میں ایک خاتون سیاستدان کا جلسہ دکھایا جا رہا تھا۔ جو پیڈی ایم کے فورم سے لا ہو رہیں ہوا تھا۔ اس میں خاتون سیاستدان کے فوج کے خلاف بیانیہ کو ثبوت کے طور پر بار بار دکھایا جا رہا تھا۔ صدمہ ہوا کہ ہمارے جیڈ سیاستدان، کس تو اتر سے ہندوستانی ہاتھوں میں کھیل جاتے ہیں۔ قطعاً عرض نہیں کر رہا کہ وہ غیر محبِ الوطن ہیں۔ صرف سنجیدہ بات کروں گا۔ کہ ملکی سطح کے سیاستدانوں کو حد درجہ سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیے۔ کوئی ایسی تقریر، جو شمن ملک کا میڈیا، اپنے جھوٹ میں استعمال کر سکے، گریز کرنا چاہیے۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اکثر ملکی سیاستدان، اپنے ہی ملک کے خلاف بولنا ایک فخر کی بات گردانے ہیں۔ انڈیا ٹوڈے کے پروگرام میں بار بار دکھائی جانے والی تقریر، اس خاتون سیاستدان کی تھی، جو اس وقت مبینہ طور پر جمہوریت کی آواز بنی ہوئی ہے۔ مشورہ ہے کہ انہیں بھی یہ پروگرام دیکھنا چاہیے کہ اگئی تقریر کو ہندوستان میں کیسے پیش کیا جا رہا ہے۔ مگر صاحب، کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔ ہر سیاستدان اور ہر جماعت اپنے مفاد کے داؤ پیچ میں مصروف ہے۔ اسکے بالکل برعکس ہمسایہ ملک میں اپنے ریاستی اداروں پر کبھی بھول کر بھی تنقید نہیں کی جاتی۔ مگر ہماری ہر بات شروع ہی اداروں پر تبصرے سے ہوتی ہے اور ختم اس بات پر ہوتی ہے کہ مخالف جماعت اقتدار میں کیوں ہے۔

ذاتی طور پر اس چیز کا حامی ہوں کہ پاکستان اور انڈیا کے باہمی تعلقات حد درجہ بہتر ہونے چاہیے۔ اسی میں ہمارا قومی مفاد ہے۔ مگر یہ ہونہیں سکتا۔ اسلیے کہ ہمیں اندازہ نہیں ہے یا شائد حد درجہ کم شعور ہے کہ ہندوستان کس منظم طریقے سے ہمارے ملک کے خلاف جعلی اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے میں ہر دم مصروف ہے۔ خدارا، اس کلتے پر بطور محبِ الوطن ضرور غور کجھے۔ ہندوستان کا پرنٹ اور الکٹرونک میڈیا، ایک بات پر یکسوئی اختیار کر چکا ہے کہ پاکستان کو ہر قیمت پر نقصان پہنچانا ہے۔ اس کا عملی ثبوت انڈین کرونیکلز (Indian Chronicles) ہے۔ اسی یو میں مقیم ایک تجزیاتی ادارے، Disinfolab نے ایک ہوش بات تحقیقاتی رپورٹ شائع کی ہے۔ دو سال کی کل وقت تحقیق کے بعد شائع ہونے والی رپورٹ میں درج ہے کہ ہندوستانی ادارے، ایک سو سولہ ممالک میں سات سو پچاس جعلی میڈیا نیٹ ورکس چلا رہے ہیں۔ ان میں پانچ سو پچاس سے زیادہ ویب سائٹس استعمال ہو رہی ہیں۔ دنیا میں وفات پائے

ہوئے دانشوروں کے نام سے جعلی پیغامات شائع کیے جاتے ہیں۔ یورپین یونین میں بھی جعلی ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ بالکل اسی طرح جعلی این جی اوز کا ایک جال بنایا ہے جو یورپین یونین اور اقوام متحده جیسے معتبر اداروں میں صرف اور صرف پروپیگنڈے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اس پرے نیٹ ورک کا ہدف پاکستان ہے۔ ہاں، چین کے خلاف بھی یہی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ تحقیقاتی رپورٹ میں درج ہے کہ کس طرح نوجوان طلباء اور طالبات کو جعلی این جی اوز، پاکستان کے خلاف استعمال کرتی ہیں۔ کس طرح انکو اقوام متحده اور دیگر ذیلی اداروں میں مفت دورے کروائے جاتے ہیں۔ کس طرح پاکستان کا منقی تاثر کامیابی سے پیدا کیا جاتا ہے۔ DisinfoLab کے مطابق کسی بھی ملک کے خلاف استعمال ہونے والا یہ دنیا کا سب سے بڑا جعل سازی پرمنی نیٹ ورک ہے۔ یہ 2005 سے مسلسل کام کر رہا ہے۔ ہندوستان خبر ساں اپنی ANI میں پیش پیش ہے۔ سری و استوگروپ بھی اسی کا حصہ ہے۔ یعنی ایک طرف بین الاقوامی سطح پر مکمل طور پر جعلی ادارے، این جی اوز، ویب سائٹس کام کر رہی ہیں۔ دوسری طرف پاکستان کے خلاف غیر ملکی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو مفت معلوماتی ٹوور کروائے جا رہے ہیں۔ تیسرا طرف، ایسے پلیٹ فارم قائم کیے گئے ہیں جو بین الاقوامی خبر ساں اداروں کو پاکستان کے خلاف منقی معلومات مہیا کرتے ہیں۔ انکو ہندوستان کے مختلف ادارے اپنے نام سے معتبر اور قابل اعتماد بناتے ہیں۔ سوشن انجنینرنگ کا یہ نیٹ ورک پاکستانی اداروں اور ہمارے سماج کے متعلق صرف اور صرف ادنیٰ باتیں کرنے کا خطرناک ترین ذریعہ ہے۔

یہ سب کچھ اس چالاکی سے کیا جاتا ہے کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اس سازش کا دراک بھی ایک حرث انگریز طریقے سے ہوا ہے۔ امریکہ میں لوئی جی سو ہم بین الاقوامی قانون کا ایک معتبر نام ہے۔ یہ 2005 میں فوت ہو گیا تھا۔ لوئی نے 1970 میں ایک این جو اونائی تھی جو کہ اقوام متحده سے منسلک تھی۔ لوئی نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی تھی۔ مگر اسکی وفات کے چند ماہ بعد یہ دم اس ادارے میں ایک دم جان پڑ گئی۔ نا معلوم ہاتھوں نے اس این جی اکوہائی جیک کر لیا۔ فوت شدہ دانشور کی مرنے کے بعد یعنی 2007 میں پاکستان کے خلاف اقوام متحده کی انسانی حقوق شعبہ میں تقاریر دکھائی گئیں۔ فکر انگریز بات یہ بھی ہے کہ "Friends of Gilgit Baltistan" نام کے ایک فورم میں اسکی شمولیت بھی دکھائی گئی۔ یہ 2011 کی بات ہے۔ اسی طرح بلوچستان ہاؤس، ساؤ تھا ایشیاء ڈیموکریٹک فورم اور دیگر بے نامی ادارے قائم کیے گئے۔ ان میں فوت شدہ دانشوروں کے پاکستان کے خلاف اعلانات شامل کیے گئے۔ جنیوا اور برسلز میں قائم شدہ جعلی اداروں کو ہمارے ملک کے خلاف منقی پروپیگنڈا میں حد درجہ فعال کیا گیا۔ تحقیقات میں دیگر محیر العقول معاملات بھی سامنے آئے۔ کھانے اور دیگر اشیاء کو ڈبے میں بند کرنے والوں کی ایک کمپنی ہے۔ اسے Canners Permanent International Committee کا نام دیا گیا ہے۔ یہ 2007 میں بند ہو چکی تھی۔ چند سال پہلے، ڈبوں کے اس فورم سے حد درجہ اہم تقاریر اور پیغامات نشر ہونے شروع ہو گئے۔ مگر ان میں کوئی معاملہ بھی اسکے فتنہ کام کے متعلق نہیں تھا۔ یہ جنیوا میں مقیم طالب علموں کو نیویارک میں اقوام متحده کے دفاتر میں بھجوانا تھا۔ شرط صرف ایک کہ پاکستان کے خلاف بولنا ہے۔ ڈبے بنانے والے اس فورم نے دنیا کے تمام اداروں کے ساتھ روابط قائم کر کے، میٹنگز اور کانفرنسوں کا انعقاد بھی کیا ہے۔ پاکستان کے متعلق جعلی اور منقی معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ یعنی مردہ دانشوروں کے نام سے لیکر مختلف تجارتی اداروں کے فورم کو بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ان تمام

کے پیچھے شری و استو گروپ اور ANI ہے۔ معاملہ یہاں ختم نہیں ہوتا۔ اسی گروپ نے یورپین پارلیمنٹ کو مالی وسائل مہیا کیے۔ انکے ممبر ان کو شمیر کے دورے کروائے گئے ہیں۔ بنیادی نکتہ وہی کہ پاکستان حد درجہ خرابیاں پیدا کر رہا ہے۔ اسکا سد باب کریں۔ ساتھ ساتھ، جعلی میگزین اور رسانے لے بھی باقاعدگی سے شائع کیے جاتے رہے۔ جیسے E.P Today۔ ان میں پاکستان کے خلاف تربیت شدہ اداروں کے بیانات پرنٹ کیے جاتے رہے۔ بلوچستان میں بغاوت اور گلگت بلتستان پر گھٹیا اور ارجحوں طلاق چھپتے رہے۔ بھارتی حکومت کے وسائل کے ذریعے ان جرائم کو بطور ثبوت پوری دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا رہا۔ نفسیاتی طور پر پورا یورپ، اقلیتوں اور خواتین کے حقوق کے متعلق فکر مندر رہتا ہے۔ ایسے پلیٹ فارم ترتیب دیے گئے جوان دونکات پر پاکستان کے خلاف حد درجہ تلخ باتیں کرتے رہے۔ مگر ہندوستان، اپنے ملک میں اقلیتوں پر مظالم اور خواتین پر ظلم کی باتوں کو بھر پور طریقے سے چھپا تا رہا۔ بالکل اسی طرح، مختلف دانشوروں کا نام لیکر جعلی آرٹیکلز کو ان سے منسوب کیا جاتا رہا اور یہ مسلسل چھپتے رہے۔ یعنی ایک آدمی نے کبھی وہ بات نہیں کی۔ مگر ان سے وابسط کالم، مضامین اور تقاریر پوری دنیا میں نشر ہوتی رہی۔

”انڈین کرو نیکلز“ کے نام سے مکرا اور فریب کا اس نیٹ ورک کو جب دنیا کے سامنے رکھا گیا تو بین الاقوامی ادارے ششدروہ گئے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اتنی منظم طریقے سے جعل سازی کی جاسکتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کیا ایک سوسو لہ ممالک میں کام کرنے والا یہ نیٹ ورک، ہندوستانی حکومت کے سرمایہ کے بغیر چلتا رہا۔ قطعاً نہیں۔ ہندوستانی ریاستی ادارے اسکی پشت پر کھڑے تھے۔ اس سے زیادہ ثبوت کیا دیے جاسکتے ہیں۔ جس درجہ کے ثبوت Disinfolab نے مہیا کیے ہیں۔ پاکستان دشمنی کی مثال اور کیا واضح طریقے سے دی جاسکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے کئی ملکی سیاستدان، دانشور، محققین اس پاکستان دشمن بیانیہ کا غیر محسوس طریقے سے حصہ بن جاتے ہیں۔ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ انکے بیانات پاکستان کے خلاف کس طرح ہندوستانی حکومت اور میڈیا استعمال کرتا ہے۔ جس خاتون سیاستدان کی انڈیا ٹوڈے پر بار بار تقریر دکھائی جاتی ہے۔ انہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں۔ انکی کوئی اہمیت نہیں۔ اصل اہمیت پاکستان کی ہے۔ گزارش ہے کہ ملک کے خلاف بیانیے میں استعمال نہ ہوں۔ یہاں مناسب ہی نہیں، خطرناک بھی ہے۔ انڈین کرو نیکلز اسکی ایک زندہ مثال ہے!

راو منظر حیات